سوال

(430) خالہ نے دو بار دودھ پلایا ہے تو کیا اس کی بیٹی سے شادی جائز ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے اپنی خالہ کی بیٹی سے منگنی کی اور جب شادی کا وقت قریب آیا تو خالہ کہنے لگی میں نے تجھے بچپن میں دو بار دودھ پلایا ہے لیکن پیٹ بھر کر نہیں تو کیا اب میں خالہ کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہوں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس حالت میں آپ اپنی خالہ کی بیٹی سے شادی کر سکتے ہیں۔ اس لیے کہ جس رضاعت سے حرمت ثابت ہوتی ہے اس کی تعداد پانچ ہے اور اس کی دلیل مندرجہ ذیل صحیح حدیث ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ :

"پہلے قرآن میں یہ حکم اترا تھا کہ دس مرتبہ دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے پھر یہ منسوخ ہو گیا اور یہ (نازل ہوا کہ) پانچ مرتبہ دودھ پینا حرمت کا سبب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو یہ قرآن میں پڑھا جاتا تھا۔" (مسلم 1352۔ کتاب الرضاع : باب التحریم بخمس رضعات)

شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ اگر کسی نے کسی عورت کا تین بار دودھ پیا تو کیا اس سے حرمت ثابت ہو جائے گی ؟ تو ان کا جواب تھا۔

ان تین رضعات سے حرمت ثابت نہیں ہو گی بلکہ تحریم پانچ بار اس سے بھی زیادہ بار دودھ پینے سے ثابت ہوتی ہے پھر شیخ نے اوپر بیان کی گئی حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے استدلال کیا۔ (فتاوی اسلامیہ 326/3)

شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے۔

ایک بار دودھ پینا اثر انداز نہیں ہوتا پانچ مرتبہ دودھ پینا ضروری ہے اور یہ بھی دودھ چھڑانے کی عدت سے پہلے اور وہ مدت بچے کی عمر دو سال ہونے تک ہے اگر کسی نے ایک یا دو تین یا چار مرتبہ دودھ پی لیا تو اس سے وہ اس عورت کا رضاعی بیٹا نہیں بنے گا بلکہ اس کے لیے پانچ بار دودھ پینا ضروری ہے اور اگر کسی کو یہ شک ہو کہ اس نے چار بار دودھ پیا ہے یا پانچ بار اصل اور صحیح یہ ہے کہ چار بار ہی پیا ہے اس لیے کہ جب بھی عدد میں شک ہو جائے تو کم عدد ہی لیا جائے گا۔

اس بنا پر اگر کوئی عورت یہ کہتی ہے کہ اس نے اس بچے کو دودھ پلایا ہے لیکن پتہ نہیں کہ ایک دو تین چار یا پانچ بار ؟ تو ہم کہیں گے کہ بچہ اس کا رضاعی بیٹا نہیں کیونکہ اس کے لیے بلا شبہ پانچ رضعات کا ہونا ضروری ہے۔ (مزید دیکھئے الفتاوی الجامعہ للمراء المسلمۃ 768/2) (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

ص518

محدث فتویٰ